ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

عربی زبان اور اخذ کردہ احکام و قانونی کے مابین تعلق

THE ARABIC LANGUAGE AND ITS IMPACT OF ITS UNDERSTANDING ON THE DERIVED LEGAL RULES

Dr. Lubna Farah
Asst. Prof. Translation & Interpretation, NUML-Islamabad Email: lfarah@numl.edu.pk
Dr. Hafiza Umme Salma
Assistant professor Islamic studies University of Southern Punjab Multan
Email.ummesalma8833@gmail.com

Abstract
In this article the researcher studies the relation between Arabic linguistics and Islamic legal terms. The most important in Islamic Legal Sciences is Arabic Language, because of its necessity for Muslims to understand the Islamic Legal Provisions in Qur'an and Hadith which are in Arabic and informed by Arabs, thus, to understand these sciences it is a must to learn Arabic to discern the meanings and benefits of Islamic Texts and Provisions. The study shows that Muslim jurists and legal theoreticians agree unanimously that Arabic language mastering is an indispensable condition for a Mujtahid, they rely heavily in many cases on the grammatical rules set by the Arab grammarians and integrate these rules into the construction of their legal theory. So based on induction and analysis, this study aims to illustrate the function of Arabic Language as a tool serves the Islamic Legal Sciences in the Sultan Idris Education University, by a questionnaire was disseminated among the students of Arabic Language to declare the efforts of Sultan Idris Education University in this field, especially within issues relate to understanding the Quran, its interpretation, and Islamic Legal Provisions.

Keywords: Arabic language, Arabic Learning, Islamic provisions, intimate,

تمہید

اللہ پاک نے اپنے رسول پر عربی زبان میں قرآن کریم نازل کیا، جیسا کہ قرآن میں واضح طور پر بتایا گیا ہے کہ: "لقد نعلم انهم يقولون انما يعلمه بشر لسان الذي يلحدون اليه اعجمى وهذش لسان عربي مبين" (۱۶:۱۰۳) لہذا، عربی اور اسلامی علوم کے درمیان تعلقات بہت مضبوط ہیں، خاص طور پر اس طرح کے علوم کے ماخذ عربی میں ہیں

جیسا کہ الغالیانی (1993) نے بیان کیا ہے، عربی زبان میں وہ تمام الفاظ ہیں جو عرب اپنی اشیاء کے نام لینے کے لئے استعمال کرتے ہیں، اور سبھی وہ الفاظ جو ہمارے پاس منتقل ہوئے تھے۔ اسے قرآن، حدیث اور عربوں کے نثر واشعار سے محفوظ کیا گیا تھا۔ اس طرح کی تعریف اس بات پر مبنی ہے کہ ابن جنی نے اپنی کتاب دی خصوصیات (الخصاد) اس زبان میں جس زبان کا ذکر کیا ہے "کیا وہ آوازیں ہیں جن کے ذریعہ ہر لوگ اپنے آپ کو اظہار کرتے ہیں" (ابن جنی، 2010)۔

اللہ سبحانہ وتعالی نے قرآن پاک کو صاف اور خالص عربی زبان میں نازل کیا۔ لہذا، عربی اور شرعی علوم کے مابین تعلقات بہت مضبوط ہیں، اور خاص طور پر ایسے علوم کے ماخذ عربی زبان میں ہیں۔ عربی زبان کی وجہ سے ہی اسلامی شرعی علوم کی تفہیم میں عربی زبان کا ایک اہم کردار ہے۔ اور یہاں یہ ایک معاون سائنس کے طور پر آجاگر ہوئی۔ اس کے علاوہ بشتر مسلم یونیورسٹیاں 'عربی زبان کو علوم شرعیہ کی تعلیم کے استعمال کرتے ہیں اور ان طلباء کی تیاری میں معاون ہے جو عربی زبان میں شرعیہ علوم کی گہرائی کو سمجھ پاتے ہیں، اور یہ یونیورسٹیوں کئی پروگراموں کے نفاذ کے ذریعے عربی زبان میں مباحثہ، عوامی تقریر کے ذریعے اسلامی شرعی علوم پڑھاتی ہیں، پتہ چلا کہ عربی زبان میں اسلامی علوم کی تعلیم کے نتیجے میں طلبہ کی عربی زبان میں مہارت حاصل ہے

اس مقالے کا مقصد ہے:

۱) قرآن کریم کو سمجھنے اور سیکھنے پر عربی زبان سیکھنے کے اثرات کی نشاندہی کرنا، اس کی تشریح اور اس کے الفاظ کے معنی۔

۲) احادیث کی تفہیم اور ان کے معانی پر عربی زبان سیکھنے کے اثرات کا تجزیہ۔

۳) عربی زبان سیکھنے والے طلباء اور نہ سیکھنے والے طلباء میں شرعی قوانین کی تفہیم میں فرق کی نشاندہی کرنا۔

مقالے کا نقطہ نظر اور طریقہ کار

مقالے کے سوالات

اس مطالعے میں سوالوں کے ایک ایسے گروپ کے جوابات ڈھونڈنے کی کوشش کی گئی ہے جو مطالعہ کے مسئلے کی نمائندگی کرتے ہیں، یعنی۔

۱۔ کیا عربی زبان کے فہم، تعلیم، اور گہری تفہیم قرآن، اس کی ترجمانی اور اس کے الفاظ کے معنی پر واضح اثر ڈالتی ہے؟

۲۔ احادیث کی تفہیم اور ان کے الفاظ کی تفہیم میں عربی کیا کردار ادا کرتا ہے؟

۳۔ کیا عربی زبان سیکھنے والے طلباء اور نہ سیکھنے والے طلباء کے مابین کوئی اختلافات اور تضادات ہیں؟

مقالے کی اہمیت

علوم شرعیہ کی خدمت کے لئے عربی زبان کی کوشش۔ اس حقیقت پر غور کرنا کہ عربی مقدس کی زبان ہے اور قرآن مجید اور ایسے علوم کی تفہیم کے لئے ضروری ہے۔

مقالے کا ڈھانچہ

تحقیق کا ڈھانچہ پانچ بنیادی حصوں پر مشتمل ہے:

- تعارف۔
- مطالعہ کا طریقہ کار اور طریقہ کار۔
- نظریاتی پس منظر "اسلامی علوم پر عربی زبان کا اثر"۔
- عملی حصہ.
- نتیجہ: نتائج اور تجویز۔ ذرائع اور حوالہ جات۔

نظریاتی پس منظر۔اسلامی علوم پر عربی زبان کا اثر

عربی زبان اور اس کی تعلیم کا فریضہ

عربی زبان عربوں کے لئے خاص نہیں ہے جیسے بنو اسرائیل نے یہ دعوی کیا تھا کہ تورات یہودیوں کے لئے خصوصی ہے۔ اسلام ایک بین الاقوامی قانون ہے، جیسا کہ اللہ نے ارشاد فرمایا ہے، "تَبَارَكَ ٱلَّذِي نَزَّلَ ٱلۡفُرۡقَانَ عَلَىٰ عَبۡدِهِۦ لِيَكُونَ لِلۡعَٰلَمِينَ نَذِيرًا" "وہ بڑی برکت والا ہے جس نے اپنے بندے پر قرآن نازل کیا تا کہ تمام جہان کے لیے ڈرانے والا ہو" سورہ الفرقان: ۱۔ یہ وہ زبان ہے جس میں قرآن کریم نازل ہوا تھا، یہ وہ زبان ہے جو حضرت محمد ﷺ کی ہے۔

ابن جینی زبان کی تعریف اس طرح کرتے ہیں کہ زبان ایک لازمی اور بنیادی چیز ہے اظہار کا اور اظہار کا ایک واحد ذریعہ ہے۔ محققین اسے زبانی آوازوں کے ذریعے خیالات کے اظہار کے طور پر بیان کرتے ہیں۔ ابن خلدون کہتے ہیں ایک معاشرتی وجود، اور معاشرے کے تناظر میں زندگی اس کے لئے ضروری ہے۔

اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اپنے ساتھی انسانوں سے الگ نہیں رہ سکتا کیونکہ وہ اپنی ساری ضروریات اور مفادات تنہا اور اپنے آس پاس کے دوسروں کی مدد کے بغیر پورا نہیں کر سکتا ہے(Abd al-Rahman ibn Khaldun-2000)[i]۔ زبان زندگی کے آہنگ میں لازمی کردار ادا کرتی ہے، سب سے اہم بات یہ ہے کہ، زبان کو انسانی تجربات کو ذخیرہ اندوز کرنے، اقوام عالم کے تجربات کو محفوظ کرنے اور ثقافتی اور تہذیبی ورثے کی محفوظ کرنے میں اہمیت حاصل ہے۔

زبان تہذیب کو ایک نسل سے دوسری نسل تک منتقل کرنے کے قابل بناتی ہے یہ تو عام طور پر زبان کے لئے ہے، اور اگر ہم خاص طور پر عربی زبان کو دیکھیں تو یہ زیادہ دلچسپ ہے کیونکہ عربی زبان کو مذہب سے قریبی تعلق رکھنے کی وجہ سے دوسری زبانوں سے امتیاز کیا جاتا ہے۔ عربی کا اسلامی مذہب کی تعلیمات سے گہرا تعلق ہے اسلامی تعلیمات سے زبان کو الگ نہیں کیا جا سکتا، عربی کو اسلامی مذہب کی بنیاد سمجھا جاتا ہے۔

الشطبی نے کہا شریعت عربی ہے " اگر یہ عربی ہے تو، سمجھنے کا حق صرف وہی سمجھیں گے جو عربی سمجھتے ہیں، سمجھنے کا حق "[ii]۔

ابن تیمیہ (p. 964 ,1999) دلیل دیتا ہے کہ عربی کو سمجھے بغیر قرآن علوم کا مطالعہ نہیں کیا جا سکتا، عربی زبان: "دین کا ایک حصہ ہے، اور اس کو سیکھنا واجب ہے۔ قرآن اور نبی کی سنت کو سمجھنا ایک ایسی ذمہ داری ہے جس کو سمجھے بغیر زندگی نہیں گزاری جا سکتی ہے اور اسکو سیکھنا ایک فرض ہے۔

کتاب مقدس اور سنت نبوی کو سمجھنا ایک فرض ہے۔ اگر وہ کسی چیز پر متفق ہو جائیں تو کوئی بھی اسے بغیر کسی شک کے ثبوت کے طور پر لے سکتا ہے۔ اور اگر وہ کسی چیز پر متفق نہیں ہیں تو اس کو ترک کر دیتے ہیں، یہ قرآن پاک کی زبان کی وجہ سے ہے، عام طور پر سنت، یا عربی زبان کی وجہ ہے"۔

اس کا کیا مطلب یہ ہے قرآن پاک کے بارے میں کہ اس مین عربی الفاظ کے ایک سے زیادہ معنی ہو سکتے ہیں۔

عربی زبان اور قرآن

عربی زبان کو سمجھے بغیر، ہم قرآن مجید کو کس طرح سمجھ سکتے ہیں؟

ہم قرآن میں بیان کردہ صحیح عقیدہ کو کیسے اپنا سکتے ہیں؟ ہم قرآن کے احکامات اور حرمت کی پاسداری کیسے کر سکتے ہیں؟ ہم قرآن کے احکامات اور حرمت کی پاسداری کیسے کر سکتے ہیں؟

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

عمر بن الخطاب نے ایک بار ابو موسیٰ اشعاری کو خط لکھا- اللہ ان دونوں کو سلامت رکھے " سنت کو سمجھیں اور عربی زبان سیکھن اور قرآن اور عربی کی گرائمر کا مطالعہ کریں ۔

البصری سے پوچھا گیا،"آپ ان لوگوں کے بارے میں کیا کہتے ہیں جو عربی زبان سیکھتے ہیں؟"، انہوں نے کہا،"ان کے لئے اچھا ہے؛ اپنے نبی کی زبان سیکھنا"۔

شیخ الاسلام، ابن تیمیہ[iii] (1999, p. 964) نے فرمایا" کہ قرآن اور سنت کی ترجمانی کا مقصد اللہ کی زبان اور اسکے احکامات اور اس کے رسول کے ارشادات کو سمجھنا ہے"۔ یہ کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟ عربی زبان کو سمجھنا سے، اللہ کے فرمان ہے سمجھنے میں مدد ملے گی اور اللہ ہم سے کیا مخاطب ہوا رہا ہے، اور قرآن کے الفاظ سمجھ پائے گیں۔ قرآن کی تشریح سے ہمیں اللہ کے الفاظ کا مفہوم سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ عربی زبان سے نہ آشنائی اہل بدہ کی گمراہی کی بنیادی وجہ ہے۔ وہ اللہ اور اس کے رسول سے باتین منسوب کرتے ہیں جو ان کا دعویٰ ہے وہ سچ ہے، لیکن در حقیقت ایسا نہیں ہوتا۔

انہوں نے یہ بھی کہا، چونکہ مذہب اقوال اور افعال سے بنتا ہے، لہذا عربی زبان کو سمجھنا ہی مذہب سمجھنے کا طریقہ ہے اور اللہ کے اقوال کو سمجھنا اور شرعیہ اسلامیہ کو سمجھنا اس پر عمل کرنا فقہ کو جاننے کا طریقہ بہی ہے۔(Ibn Taimiyyah, 1999, p.964)

ابو حیان نے صباح کی تعریف کی جو لوگ تفسیر سیکھنا کی خواہش رکھتے ہیں اور لکھنا اور پڑھنا چاہتے ہیں انکو چھیے صباحی کی کتاب کا مکمل مطالعہ کریں، کیونکہ یہ اس فن میں قابل اعتماد کتاب ہے اور مسائل کے حل کے لئے ایک اچھا حوالہ ہے۔(Al-Azhary, 1967, p. 482)

الزرکاشی نے کہا : " کیا آپ جانتے ہیں کہ وہ جو عربی زبان اور اس کی علوم کے ماہر نہیں ہیں انکو اللہ کے کسی بھی الفاظ کی ترجمانی کرنے کا کوئی حق نہیں ہے، اور صرف تھوڑا سا جاننا ہی کافی نہیں ہے ، کیونکہ عربی زبان کے لفظ کے دو معنی ہوسکتے ہیں اور وہ ایک معنی جان سکتے ہیں جبکہ سمجھنے کے لیے دوسرا مقصود ہوتا ہے "۔

لہذا، مالک نے کہا : " اگر مجھے کسی ایسے شخص کا سامنا کرنا پڑا جو عربوں کی زبان میں ماہر نہ ہو اور اللہ کی کتاب کی ترجمانی کرنے کی ہمت کرے، میں اسے مثالی سزا دوں گا"۔ یہی وجہ ہے کہ ہم اکثر ترجمانی کی کتابیں حوالوں کے ساتھ پائی جاتی ہیں۔ الصباحی سے لے کر، الاخفاش، الکیسائی، الفراء'اور دیگر۔ دل سے قرآن مجید کے معانی اور راز جاننے کے لئے بار بار تکرار کے ساتھ تلاوت کرنا اور ان کی ترجمانیوں کا سہارا لینا ضروری ہوتا ہے۔ الزمخشری نے اپنی کتاب المفصل اور ابوعبید نے فضل القرآن میں ابو بکر الصدیق کا قول نقل کرتے ہیں " آیہ کے اعراب (نحو) کا تعین کرنا ایک آیت حفظ کرنے سے زیادہ میرے لئے بہتر ہے"، کیونکہ نحو کو سمجھنے سے معنی سمجھنے میں مدد ملتی ہے، قرآن فکر اور عمل کرنے کے لیے نازل ہوا۔

چونکہ قرآن اللہ کی آخری کتاب ہے جو ہمیشہ کی رہنمائی کے مقصد کے لئے انسانیت پر اتری ہے۔ کسی متن کی گہرائی کو سمجھنے کے زبان کو جانا پڑتا ہے۔ اس زبان کے ضرب المثل، اور اس طرح کے متن کو ابد تک مستقل کرنے سیکھنا پڑتا ہے(Anwar- 1969,- P. 53)[iv]۔

عربی زبان اور پیغمبر کی سنت

اگر ہمارے پاس عربی زبان کے بارے میں فقدان تو ہم اپنے خالق کی طرف سے قرآن کریم میں بیان کردہ احکام اور ممنوعات کو کیسے سمجھیں گے ؟

حدیث اور سنت قرآن کی وضاحت کرتے ہیں، اور سنت کی کتب عربی میں ہے۔ لہذا ہمیں اسے سمجھنے کے لئے عربی زبان کی ضرورت ہے۔ عربی زبان کو جاننا اسلام اور حدیث کے مطالعہ کے لئے ضروری ہے۔ ابن الصلاح فرماتے ہیں:" حدیث سیکھنے والے کو عربی زبان اور گرائمر کا کافی حد تک علم ہونا چاہئے "[v]۔ الخطیب نے صفاحی کے قول کا حوالہ دیتے ہوئے کہا:"" وہ جو حدیث سیکھنے کی کوشش کرے عربی زبان کو سیکھ بغیر اسی طرح کی ہے جو سر کے بغیر برنس پہنتا ہے۔"وروى الخطيب عن شعبة قال: "من طلب الحديث ولم يبصر العربية كمثل رجلٍ عليه برنس وليس له رأس"، انہوں نے حماد بن سلامہ کے حوالے سے یہ بھی کہا کہ "جو شخص گرائمر کو جانے بغیر حدیث سیکھنے کی کوشش کرتا ہے وہ گدھے کی طرح ہے اس کی کمر پر بیگ ہے اور اس میں کوئی جو نہیں ہے۔

حسن البصری سے ایک دن سوال کیا گیا، "عربی زبان سیکھنے والے لوگوں کے بارے میں آپ کا کیا خیال ہے؟" انہوں نے جواب دیا۔ یہ ان کے لئے اچھا ہے؛ اپنے نبی کی زبان سیکھنا اس کا مطلب یہ ہے کہ، یہ ان کے لئے بہت اچھا ہے کیونکہ انہوں نے پیغمبر اسلام ﷺ کی اور قرآن کریم کی زبان سیکھی۔

جس طرح تشریح میں محض زبان پر انحصار کرنا ایک فحش غلطی ہے، اسی طرح اس زبان کے اصولوں سے لاعلمی بھی باب تشریح میں ایک سنگین غلطی ہے، کیوں کہ اس طرح مفسر وضاحت کر کے خطرات، مخمصے، مشکل پریشانیوں اور پیچیدہ تصورات میں پڑتا ہے، اور یہ ناممکن ہے۔ اور وہ اس طرح لاعلمی کی وجہ سے اور بغیر عربی کی اصلاح کر کے مشکل میں پڑ جاتا ہے۔ جو شخص قرآن کی تفسیر عربی عربی زبان کے اصول سے ناآشنا ہو کر وہ ہلاک اور برباد ہو جاتا ہے۔

قرآن کریم کے بعد سنت اسلامیہ کا دوسرا ماخذ ہے کوئی بھی کام انجام دینے کے سنت پر عمل کیے بغیر اسلام میں عمل قابل قبول نہیں ہو سکتا، اور سنت کے احکام عربی زبان میں ہیں۔ لہذا اگر ہم سنت کو اچھی طرح سے سمجھنا چاہتے ہیں تو ہمیں عربی زبان صحیح طریقے سمجھنے اور سیکھنا چاہئے۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

یہی وجہ ہے کہ جب مسلمان شام اور مصر کی سرزمین میں داخل ہوئے، اور اس کے لوگوں کی زبان رومی تھی۔ اور عراق اور خراسان کی سرزمین اور ان کے لوگوں کی زبان فارسی تھی، اور مراکش کے عوام اور اس کے لوگوں کی زبان بربری تھی۔تب انھوں نے اُدھر کے لوگوں مسلمان اور کافروں کو عربی زبان سکھائی یہاں تک کہ عربی ان زبان ان ممالک کے لوگوں پر حاوی ہوگئی، اور اسی طرح ماضی میں خراسان تھا۔

نیز، عربی زبان سیکھنا مذہبی فریضہ ہے، اور اسکو جاننا ایک فرض ہے، قرآن وسنت کو سمجھنا ایک فرض ہے، اور یہ صرف عربی زبان کی تفہیم سے سمجھا جاسکتا ہے۔ اور اس کے بغیر فرض ادا نہیں ہوتا ہے[vi](اقتضاء الصراط-206)۔

امام الشطبی رحمہ اللہ علیہ نے فرمایا: عربی زبان کی اہمیت اور قرآن کو سمجھنے میں اس کی جگہ کے بارے بیان فرمایا:

"جو بھی اسے سمجھنا چاہتا ہے، عربوں کی زبان کو سمجھے، پوچھنے کا کوئی طریقہ نہیں ہے اور کوئی راستہ نہی اسکو سمجھنا کا سوائے عربی سمجھے"[vii](Al moafqat 2/64)۔

عربی زبان وفقہ

ایک حقیقی فقیہ کو عربی زبان کو بخوبی جاننا چاہئے۔ ہم نے عمر کے الفاظ ابو موسی سے جن کا پہلے ہی ذکر کیا جا چکا ہے، "سنت کی تفہیم اور عربی زبان کا مطالعہ کریں، اور عربی گرائمر سے قرآن کریم کو سمجھیں"۔ عمر کی ہدایت میں دو پہلو ہیں: پہلا عربی زبان کے مطالعہ کی حوصلہ افزائی کرنا، دوسرا اسلامی شریعت کا مطالعہ[viii](العامدي،2010،ص426)۔

صحابہ کرام قرآن کو سمجھنے اور اس کی سچائیوں کو پیروکاروں / تابعین سے زیادہ سمجھ رکھتے تھے۔ اور جن لوگوں نے پیروی کی وہ ان کے بعد کے آنے والوں کے مقابلے میں بہت زیادہ سمجھ رکھتے تھے اس طرح، جب بھی زبان کی سمجھ بوجھ سے فاصلہ ہوتا ہے، قرآن مجید کے معانی کو سمجھنے میں بھی فاصلہ زیادہ اور دوری ہو جاتی ہے اس کے مقاصد، احکامات اور راز کو سمجھیں میں بھی دوری ہو جاتی ہے[ix] (أصول التفسير وقواعده۔ 138)۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ اگر کسی کو فقہ سمجھنے اور اس کی وضاحت کرنا ہو تو اسکو زبان میں بہت عبور حاصل کرنا چاہئے۔ اگر وہ قرآن، حدیث، فقہ اور دیگر اسلامی علوم میں کچھ کہنا چاہتا ہے۔ لہذا عربی زبان میں عبور حاصل کرنا لازم ہے۔

اسکالرز قانونی فیصلے وضع کرنے میں عرب کی اہمیت کو ظاہر کرتے ہیں

عربی علوم مختلف اقسام کے ساتھ اسلامی سائنس کے لئے ایک آلہ ہے اور اسکالرز اور کے لئے ایک ذریعہ تشکیل دیتا ہے تاکہ وہ مطالع اور تحقیق کے کام انجام دیں سکیں۔ اس اسلامی علوم کی کوئی شاخ نہیں جس کا عربی زبان کے علوم سے کوئی تعلق نہیں ہے

جہاں تک فقہ کی بنیادی باتوں کا تعلق ہے، تو یہ قانونی احکام وضع کرنے کے طریقہ کار کی نمائندگی کرتا ہے علمائے کرام نے اتفاق کیا کہ عربی اور فقہ کے مابین ایک ربط ہے، دینی معاملات میں عربی کی اہمیت کے بارے میں قران نے فرمایا: (اناجعلناه قرانا عربیا لعلکم تعقلون) (الزخرف:3)، قرآن مجید کی آیت عربی کے بارے میں ہے اور مومنوں کو سمجھنے کے لئے فکری اور ذہنی کوشش کرنی ہوگی۔ چونکہ وہ عربی زبان میں ہے، لہذا اسے سمجھنے، اس کی ترجمانی کرنے اور اس سے فیصلے نکالنے کے عمل کے لئے عربی کی تفہیم سمجھ ہونی چاہئے۔

امام زرکاشی نے فرمایا[x]: (ت 794/1392) يحي بن نضلة المديني نے کہا میں نے ملک بن انس کو سنا (لا اوتي بر جل يفسر كتاب الله غير عالم بلغة العرب الاجعلته نكالا)، کسی آدمی پر بھروسہ نہ کریں جو خدا کی کتاب کی وضاحت کرتا ہے، وہ عربوں کی زبان میں کوئی علم نہیں رکھتا ہے۔ صرف اسے نگل لیا۔ مجاھد نے فرمایا: جو شخص خدا پر اور آخری دن پر یقین رکھتا ہو اس کے لئے یہ جائز نہیں ہے خدا کی کتاب میں بات کرنا اگر وہ عرب زبانوں میں علم نہی رکھتا ہے[xi]۔

المفکر الاندلسي يقول في الاجتهاد واستنباط أحكام الشريعة لايصح ان يشتغل بمهمة الافتاء من لايجيد العربية ولايلم بقواعدها مثله مثل عالم اللغة والنحو

المفکر الاندلسي اجتهاد اور شرعی احکام وضع کرنے کے بارے میں کہتے ہیں، اگر وہ عربی زبان میں روانی نہیں رکھتے اور زبان وگرائمر پر عبور نہی رکھتا زبان اور گرائمر کی دنیا کے ماہر کی طرح تو اسے فتویٰ جاری کرنے کا کام کرنا جائز نہیں ہے[xii]۔

مذکورہ بالا سے ہمیں ثابت ہوتا ہے کہ تمام ماہر لسانیات عربی اور اسکالرز اور فقہاء عربی زبان کی اہمیت پر متفق ہیں، اور اس کو مشروط جانتے ہیں فقہ اور شریعت اور جو فیصلے اخذ کرنے والوں کے لیے جن کے بنیادی ماخذ عبارت عربی میں ہیں۔

عربی زبان کو مشروط جانتے ہیں لیکن وہ انکے درمیاں اختلاف پایا جاتا ہے زبان کے علوم کی مقدار میں کہ مجتہد زبان کے علوم میں کس قدر اسکا مالک ہو۔

عملی حصہ

ہم مثال کے طور پر قرآن پاک میں مختلف چیزوں کی مختلف لفظ کی مثال دیتا ہوں۔ عورت کا مہر جسے مختلف الفاظ سے پکارا جاتا تھا۔(آجر, صداق, مہر) مزید یہ کہ احکام القرآن میں الشافعی نے ایک لفظ پر مثال دی جس کو متعدد معنی ہیں، لفظ "امہ "سورہ الزخرف آیہ ۴۵ میں لفظ امہ مذہب سے مراد تھا " بَلْ قَالُوا إِنَّا وَجَدْنَا آبَاءَنَا عَلَىٰ أُمَّةٍ " سورۃ یوسف ایہ-۴۵ " وَادَّكَرَ بَعْدَ أُمَّةٍ " اسی لفظ کا مطلب وقت ہے۔ جبکہ سورہ النحل ایہ ۱۲۰ " إِنَّ إِبْرَاهِيمَ كَانَ أُمَّةً " اس کا مطلب لیڈر ہے[xiii]۔

ISSN Online : 2709-4030
ISSN Print : 2709-4022
Vol. 5 No.4 2021

عربی زبان نے بلاشبہ اس کے رابطے کے لئے ایک بہت ہی موثر ذریعہ بنایا ہے
اسلام کا پیغام، اور نبی صلی اللہ علیہ وسلم کی اپنی دلیل اور فصاحت کے چیلنجوں کے خلاف سب سے مضبوط دلیل کے طور پر
ہم عصر اس نے عربی زبان بولنے والے اور کے ثقافتی اور مذہبی ورثہ کے تحفظ کے ایک ذریعہ کے طور پر بھی کام کیا ہے
مسلم قوم۔ اس لحاظ سے، عربی زبان دین اسلام کے لئے بے حد مفید رہی ہے۔ تاہم، اس میں
قرآن کی زبان کے طور پر کردار، عربی نے بہت فائدہ اٹھایا ہے
تاہم، اس مقالے کا یہ نتیجہ اخذ کیا گیا ہے کہ عربی زبان میں اس کے ڈھانچے میں سخت تبدیلیاں آئیں،
مواد اور مقام اسلام اور قرآن کے ساتھ وابستگی کی وجہ سے، ایسی تبدیلیاں کرتی ہیں کہ زبان نہیں گزرتی
اگر یہ اس نئے کردار کے لئے نہ ہوتا جس نے اس کو اسلام اور قرآن کے ساتھ اپنے تعلقات میں حاصل کیا تھا

---

[i] Abu al Rahman ibn Khaldun, Muqaddimat Ibn Khaldun, ed. By Khalil Shahadah (Beirut: Dar al Fikr, 2001) P54
[ii] Abu Ishaq ibn Musa al-Shatibi, Al Muavafaqat, ed, by Abi Ubaidah Mashhur ibn Hasan Al Salman, vol.5 (Aqrabia, KSA: Dar ibn Affan li al-Nashr wa al Tawzi 1997, p53
[iii] . Ibn Taymiyyah, Fatawa Ibn Taimiyyah. King Fahd Complex for the Printing of the Glorious Qur'an: Medina, Kingdom of Saudi Arabia, 1995, P. 964
[iv] C. Anwar, The Arabic Language: Its role in history Minnesota, 1969, Chapter 4, P. 53
[v] نظم الدرة البهية لِلعِمْريطى
[vi] اقتضاء الصراط المستقيم لمخالفة أصحاب الجحيم ص: 206 - 207 لابن تيمية، ط :دار الفكر
[vii] الموافقات للشاطبي 64/2 :أبي إسحاق إبراهيم بن موسى، تحـ: الشيخ أبي عبيدة مشهور بن حسن آل سلمان، ط: الأولى 1417هـ، دار ابن عفان الخبر، وطبعة دار المعرفة بيروت بتحـ: محمد عبد الله دراز.
[viii] Al-Amedy. (2010). *Elehkam Fe Osol Alahkam*. Almktab Aleslamy, Beirut
[ix] أصول التفسير وقواعده ص: 138 للشيخ خالد عبد الرحمن العك، ط: الثانية 1406هـ، دار النفائس بيروت.
[x] Badr al-Din ibn Bahadur ibn Abd Allah Al Zarkashi, al Burban fi Ulum al Quran ,ed by Abu Al Fadl al-Dimyati (Cairo: Dar al-Hadith, 2006), p204
[xi] Al Jamiab Vol.55, No2, 2017 M/1439 H
[xii] Abu Muhammad Ali ibn Ahmad ibn Said Ibn Hazm, al-Ihkam fi Usul al-Ahkam ed-by Ahmad Shakir, vol. 1 (Beirut: Dar al-Afaq al-Jadidah) p52
[xiii] Al-Bayhaqi. Ahkaam Alqoraan. Almktab Aleslamy, Beirut, (1994), P. 187.

Al-Amedy. (2010), Elehkam Fe Osol Alahkam. Almktab Aleslamy, Beirut.
2. Al-Bayhaqi. (1994), Ahkaam Alqoraan. Almktab Aleslamy, Beirut.
3. Al-Ghaliyeni, M. (1993), Jami' Al-Duroos Al-Arabiya (28th ed). Publisher: Saida, Beirut.
4. Al-Mizzi, A. Y. (1980), Tahtheeb Alkamal Fe Asmaa Alregal (2nd ed.). Beirut.
5. Anwar, C. (1969), The Arabic Language: Its role in history Minnesota, n.p, n.p.
6. Ibn Jinni. (2010), Al-khasa'es (4th ed.). General Egyptian Book Organization.
7. Ibn Taymiyyah, A. (1369), Iqteda' Al-Serat Al-Mustaqeem fe Mukhalafet As'hab Al-Jahim (2nd ed.). Al-Sunna Al Muhammadeyya Library: Cairo.
8. Ibn Taymiyyah, A. (1995), Fatawa Ibn Taimiyyah. King Fahd Complex for the Printing of the Glorious Qur'an: Medina, Kingdom of Saudi Arabia.
9. Shah, F. A. (2016), Arabic Language Methods and their effects on the scholars' Differences in Understanding the Qur'an and Hadith Texts, Al-Bayan, Journal of Qur'an Hadith Studies, 1(1).